(ج) ملائکہ پر ایمان

حاصلاتِ تعلم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- ملائکہ پر ایمان کے نقلی و عقلی دلائل کو سمجھ سکیں۔
- فرشتوں کی صفات، مقام و مرتبہ اور دنیوی و اخروی ذمہ داریوں سے آگاہ ہو سکیں۔
- ملائکہ پر ایمان پختہ کرنے والے بن سکیں۔
- ملائکہ کی تعظیم اور احترام کرنے والے بن سکیں۔
- ملائکہ پر پختہ ایمان کے اثرات کا جائزہ لے سکیں۔

سوال 1: فرشتوں پر ایمان کی اہمیت اور ان کی خصوصیات بیان کریں۔

جواب: ایمان بالملائکہ:

فرشتوں پر ایمان لانا ایمان کے چھے بنیادی ارکان میں سے ایک ہے۔ قرآن مجید کی مختلف آیات میں مومن کے تعارف میں "ملائکہ" پر ایمان کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔ یعنی ایک مسلمان کا اللہ تعالیٰ، رسولوں، آسمانی کتابوں، قیامت، تقدیر کے ساتھ ساتھ فرشتوں پر بھی ایمان لانا فرض ہے۔

فرشتوں پر ایمان کی اہمیت:

فرشتوں پر ایمان لائے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ فرشتوں پر ایمان لانا دراصل وحی، نبوت، اور آخرت کے تمام عقائد سے جڑا ہوا ہے۔ یہ ایمان انسان کو اللہ کے نظام پر یقین، خشیت اور اطاعت کی طرف لے جاتا ہے

فرشتے اللہ تعالیٰ کی نور سے پیدا کردہ، معصوم اور فرماں بردار مخلوق ہیں، جو کھانے، پینے اور سونے سے بے نیاز ہو کر ہر وقت اللہ کے حکم کی تعمیل میں مصروف رہتی ہے۔ ان کا تعلق وحی، نبوت، حفاظت، جزا و سزا، اور اعمال کے حساب کتاب جیسے اہم اُمور سے ہے۔ حضرت جبریل علیہ السلام جیسے عظیم فرشتے کے ذریعے اللہ کا پیغام انبیاء کرام تک پہنچا۔ چونکہ انبیائے کرام اور آسمانی کتابوں پر ایمان کا دار و مدار انہی فرشتوں کے ذریعے وحی کے نزول پر ہے، اس لیے ایمان بالملائکہ ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ قرآن و حدیث میں فرشتوں کی اطاعت، عظمت اور کردار کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے تاکہ انسان اللہ کے نظامِ ہدایت پر مکمل یقین رکھے۔

فرشتے، نورانی اور معصوم مخلوق:

فرشتے نوری مخلوق ہیں، یعنی ان کی پیدائش اللہ تعالیٰ نے نور سے فرمائی ہے۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کا ارشاد ہے:

" خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ "" فرشتے نور سے پیدا کیے گئے ہیں۔ " (صحیح مسلم: 7495)

وہ نہ کھاتے ہیں، نہ پیتے ہیں، نہ سوتے ہیں، اور نہ ہی گناہ کرتے ہیں۔ ان کی فطرت میں اللہ کی کامل اطاعت شامل ہے۔

فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کے پابند:

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ ﴾ (سورۃ التحریم: 6)

ترجمہ: "وہ نافرمانی نہیں کرتے اللہ کی جس کا وہ اُنھیں حکم دیتا ہے۔"

درج بالا آیت میں فرشتوں کی فرماں برداری، اخلاص، اور معصومیت کو بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے ذمے جو کام لگایا جائے وہ اسے احسن طریقے سے ادا کرتے ہیں۔

نیکی کی شرط: ایمان بالملائکہ

نیکی صرف ظاہری اعمال کا نام نہیں، بلکہ صحیح عقائد پر ایمان ضروری ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

﴿ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ ﴾ (سورۃ البقرۃ: 177)

ترجمہ: "بلکہ نیکی تو اُس کی ہے جو ایمان لایا اللہ اور آخرت کے دن پر اور فرشتوں"

یہ آیت ہمیں سکھاتی ہے کہ فرشتوں پر ایمان لائے بغیر انسان کا ایمان نامکمل رہتا ہے۔

ایمان بالملائکہ، یعنی فرشتوں پر ایمان رکھنا اسلام کے بنیادی عقائد میں شامل ہے۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کی نورانی، معصوم اور اطاعت گزار مخلوق ہیں جو ہر وقت اس کے حکم کی تعمیل میں مصروف رہتے ہیں۔ قرآن و حدیث میں فرشتوں کی عظمت، ان کی اطاعت، اور ان پر ایمان کی تاکید موجود ہے۔ نیکی اور ایمان کی تکمیل اس وقت ہوتی ہے جب بندہ فرشتوں کے وجود، ان کی ذمہ داریوں، اور ان کے مقام پر دل سے ایمان رکھے۔ اس لیے ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ ایمان بالملائکہ کو اپنے عقیدے کا لازمی حصہ سمجھے۔

فرشتوں کی تخلیق: نورانی مخلوق:

فرشتے اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق ہیں، یعنی انہیں نور سے پیدا کیا گیا ہے، جیسا کہ حدیثِ نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم میں بیان ہوا:

"خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ"۔ "فرشتے نور سے پیدا کیے گئے ہیں۔" (صحیح مسلم: 2996)

فرشتے مادی تقاضوں جیسے کھانا، پینا، سونا وغیرہ سے پاک ہیں اور ان کی تمام توجہ صرف اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر مرکوز ہوتی ہے۔

اللہ کے پیغام کی ترسیل میں فرشتوں کا کردار

اللہ تعالیٰ براہِ راست اپنے بندوں سے ہم کلام نہیں ہوتا بلکہ انبیائے کرام علیہم السلام کو منتخب کرتا ہے اور ان تک اپنا پیغام پہنچانے کے لیے فرشتوں، بالخصوص حضرت جبریل علیہ السلام کو بھیجتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ. عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴾ (سورۃ الشعراء: 193-194)

ترجمہ: "اسے امانت دار فرشتہ (جبریل علیہ السّلام) لے کر نازل ہوا ہے۔ آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم) کے دل پر تاکہ آپ ڈرانے والوں میں سے ہو جائیں۔"

حضرت جبریل علیہ السلام کے ذریعے ہی وحی نازل ہوتی تھی، اس لیے رسالت اور نبوت پر ایمان لانے کے لیے فرشتوں پر ایمان لانا بھی لازم ہے۔

- ### فرشتوں کا انسانی شکل میں ظاہر ہونا:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا: ﴿فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا﴾ (سورۃ مریم: 17)

ترجمہ: ” پھر ہم نے ان کے پاس اپنی روح (جبرائیل علیہ السلام) کو بھیجا تو وہ ان کے سامنے ایک پورے انسان کی شکل میں ظاہر ہوئے۔“

حضرت جبریل علیہ السلام حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی شکل میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے آئے، حضرت عم بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ، شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ، لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ، وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ“ (صحیح مسلم: 8)

ترجمہ: ”ہم رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے پاس ایک دن بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک شخص ظاہر ہوا، جس کے کپڑے نہایت سفید اور بال نہایت سیاہ تھے۔ اس پر سفر کی کوئی علامت نظر نہیں آتی تھی، اور ہم میں سے کوئی بھی اُسے پہچانتا نہ تھا“

فرشتوں کی تعداد:

فرشتوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اور ان کی صحیح تعداد اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے معراج کے موقع پر بیت المعمور کے منظر کو ان الفاظ میں بیان فرمایا:

” يُصَلِّي فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ، إِذَا خَرَجُوا لَمْ يَعُودُوا إِلَيْهِ آخِرَ مَا عَلَيْهِمْ “ (صحیح بخاری: 3207)

”ہر دن ستر ہزار نئے فرشتے اللہ کی عبادت کے لیے بیت المعمور میں آتے ہیں اور دوبارہ ان کی باری نہیں آتی۔“

سوال 2: فرشتوں پر ایمان اور ان کی ذمہ داریوں پر مفصل نوٹ لکھیں۔

جواب: **مشہور فرشتوں کے نام اور ان کی ذمہ داریاں:**

اللہ تعالیٰ نے ہر فرشتے کو ایک مخصوص کام کے لیے پیدا فرمایا ہے، اور وہ اپنے کاموں میں نہ سستی کرتے ہیں، نہ نافرمانی، بلکہ ہر وقت اللہ کے حکم کی تعمیل میں مصروف رہتے ہیں۔ جیسا کہ قرآنِ مجید میں ارشاد ہے:

﴿ لَّا يَعْصُونَ اللهَ مَا أَمَرَهُمْ ﴾ (سورۃ التحریم: 6)

ترجمہ: ”وہ نافرمانی نہیں کرتے اللہ کی جس کا وہ اُنھیں حکم دیتا ہے۔“

- ### حضرت جبریل علیہ السلام:

حضرت جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے مقرب ترین فرشتے ہیں، جو انبیائے کرام علیہم السلام کی طرف وحی لانے پر مامور ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ. عَلَىٰ قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنْذِرِينَ ﴾ (سورۃ الشعراء: 193-194)

ترجمہ: ” اسے امانت دار فرشتہ (جبریل علیہ السلام) لے کر نازل ہوا ہے۔ آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) کے دل پر تاکہ آپ ڈرانے والو میں سے ہو جائیں۔“

حضرت جبریل علیہ السلام کو روح الامین اور الروح القدس کے القابات سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔

- **حضرت میکائیل علیہ السلام:**

اللہ تعالیٰ نے حضرت میکائیل علیہ السلام کو بارش، روزی، ہوا، بادل اور قدرتی نظام میں تدبیر کے کاموں پر مقرر کیا ہے۔ ہر قسم کی زمینی نعمتوں کا انتظام اللہ کے حکم سے انہی کے سپرد ہے۔

- **حضرت اسرافیل علیہ السلام:**

حضرت اسرافیل علیہ السلام قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حکم سے پہلی بار صور پھونک کر تمام مخلوق کو ہلاک اور دوسری بار زندہ کریں گے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

"كَيْفَ أَنْعَمُ وَصَاحِبُ الْقَرْنِ قَدِ الْتَقَمَ الْقَرْنَ" (جامع ترمذی: 2432)

"میں کیسے خوش رہوں جبکہ صور پھونکنے والا (فرشتہ) اپنے منہ میں صور لے چکا ہے، اپنی پیشانی جھکائے ہوئے ہے، اور کان لگا کر حکم کا منتظر ہے کہ کب اسے (پھونکنے کا) حکم دیا جائے؟"

- **حضرت عزرائیل علیہ السلام:**

حضرت عزرائیل علیہ السلام کو "ملک الموت" کہا جاتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہر انسان کی موت کا وقت آنے پر اس کی روح قبض کرتے ہیں۔

﴿قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ﴾ (سورۃ السجدہ: 11)

ترجمہ: "آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) فرما دیجیے موت کا فرشتہ تمھاری جان لیتا ہے۔ جو تم پر مقرر کیا گیا ہے۔"

- **کِرَامًا کَاتِبِیْن:**

ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے مقرر ہیں جو انسان کے اچھے اور برے اعمال لکھتے ہیں:

۱۔ دائیں جانب والا فرشتہ نیکیاں لکھتا ہے۔ ۲۔ بائیں جانب والا فرشتہ گناہ لکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ﴾ (سورۃ ق: 18)

ترجمہ: "وہ جو لفظ بھی بولتا ہے اس پر ایک نگران (لکھنے کے لیے) تیار رہتا ہے۔"

- **مُنْکَر و نَکِیْر:**

منکر اور نکیر مرنے کے بعد قبر میں آ کر بندے سے اس کے رب۔ اس کے دین۔ اور نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے متعلق سوال کرتے ہیں۔

- **رضوان:**

رضوان، جنت کا دربان فرشتہ ہے جو جنت کے دروازے کھولنے اور اہل جنت کا استقبال کرنے پر مامور ہے۔

- **مالک:**

یہ جہنم کا نگران فرشتہ ہے، جو مجرمین پر عذاب نازل کرنے والے دوسرے فرشتوں کی نگرانی کرتا ہے۔

﴿وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ﴾ (سورۃ الزخرف: 77)

ترجمہ: "اور وہ (جہنم پر مقرر فرشتے کو) پکاریں گے اے مالک! تمھارا ربّ ہمیں موت دے دے۔"

- **حاملینِ عرش:**

یہ فرشتے اللہ تعالیٰ کے عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور اس کی تسبیح و تحمید کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

﴿وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ﴾ (سورۃ الحاقہ: 17)

ترجمہ: "اور فرشتے اس کے کناروں پر ہوں گے اور اس دن آپ کے ربّ کے عرش کو اپنے اوپر اُٹھائے ہوئے ہوں گے (فرشتے)۔"

- **زَبَانِیَہ:**

یہ سخت اور طاقتور فرشتے ہیں جو گناہ گاروں پر جہنم میں عذاب نازل کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ﴿عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ﴾ (سورۃ المدثر: 30) ترجمہ: "اس پر اُنّیس (فرشتے مقرر) ہیں۔"

- **حفاظت کرنے والے فرشتے:**

یہ دن رات انسان کے ساتھ رہتے ہیں اور ہر نقصان دہ چیز سے اس کی حفاظت کرتے ہیں (اللہ کے حکم سے)۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ﴾ (سورۃ الرعد: 11)

ترجمہ: "اس کے پہرے دار (مقرر) ہیں اس (انسان) کے آگے بھی اور پیچھے بھی وہ اللہ کے حکم سے اُس کی حفاظت کرتے ہیں۔"

- **سیاحین:**

یہ فرشتے زمین میں گھومتے رہتے ہیں اور جہاں ذکرِ الٰہی ہوتا ہے، وہاں حاضر ہو کر برکت لاتے ہیں۔

- **درود پہنچانے والے فرشتے:**

امت کا درود و سلام نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم تک پہنچانے والے مخصوص فرشتے ہیں۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

"إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ، يُبَلِّغُونِي عَنْ أُمَّتِيَ السَّلَامَ" (سنن نسائی، عمل الیوم واللیلۃ)

ترجمہ: "بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے زمین میں گھومنے والے ہیں، جو میری اُمت کی طرف سے مجھ پر سلام پہنچاتے ہیں۔"

- **جمعہ کے فرشتے:**

یہ فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر جمعہ کے لیے آنے والوں کے نام پہلے آنے کی ترتیب سے لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرشتوں کا محتاج نہ ہونا:

اللہ تعالیٰ اپنے تمام احکامات کی انجام دہی کے لیے کسی کا بھی محتاج نہیں ہے۔ فرشتے تمام امور اللہ کے حکم سے ہی انجام دیتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴾ (سورۃ یٰس: 82)

ترجمہ: "اس کی شان تو یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے اتنا ہی فرماتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو مختلف اہم کاموں کے لیے پیدا فرمایا ہے، جن میں وحی، موت، رزق، اعمال کا اندراج، قبر میں سوال، حفاظت، عذاب اور جزا کا نظام شامل ہے۔ حضرت جبریل، میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل علیہم السلام جیسے مقرب فرشتے دین کے بنیادی نظام میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ ان پر ایمان لانا صرف ایک عقیدہ نہیں، بلکہ اللہ کے نظامِ عدل، ہدایت اور تقدیر پر یقین رکھنے کا مظہر ہے۔ فرشتے بندوں کے ساتھ زندگی کے ہر مرحلے میں شامل ہوتے ہیں، اور ان کی موجودگی انسان کو نیکی کی طرف رغبت اور برائی سے باز رہنے کی نصیحت کرتی ہے۔

اضافی کثیر الانتخابی سوالات

(i) ایمان کے بنیادی ارکان ہیں:
(الف) چار (ب) پانچ (ج) چھے ✓ (د) آٹھ

(ii) حضرت جبریل علیہ السلام کی ذمے داری ہے:
(الف) روح قبض کرنا (ب) رزق فراہم کرنا (ج) حفاظت کرنا (د) وحی لانا ✓

(iii) حضرت اسرافیل علیہ السلام کی ذمے داری ہے:
(الف) روح قبض کرنا (ب) رزق فراہم کرنا (ج) دُرود پہنچانا (د) صور پھونکنا ✓

(iv) حضرت عزرائیل علیہ السلام کی ذمے داری ہے:
(الف) روح قبض کرنا ✓ (ب) بارش برسانا (ج) اعمال لکھنا (د) وحی لانا

(v) کراماکاتبین کی ذمے داری ہے:
(الف) نیکی اور بدی لکھنا ✓ (ب) رزق فراہم کرنا (ج) حفاظت کرنا (د) صور پھونکنا

(vi) حضرت میکائیل علیہ السلام کی ذمے داری ہے:
(الف) روح قبض کرنا (ب) رزق فراہم کرنا ✓ (ج) صور پھونکنا (د) بارش برسانا

(vii) اللہ کے حکم سے بارش برساتے ہیں:
(الف) حضرت اسرافیل علیہ السلام (ب) منکر نکیر
(ج) حضرت میکائیل علیہ السلام ✓ (د) حضرت عزرائیل علیہ السلام

(viii) انسانوں کے اعمال لکھنے والے فرشتے ہیں:
(الف) کراماکاتبین ✓ (ب) منکر نکیر (ج) سیاحین (د) حافظین

(ix) ملک الموت سے مراد ہیں:
(الف) حضرت اسرافیل علیہ السلام (ب) منکر نکیر
(ج) حضرت میکائیل علیہ السلام (د) حضرت عزرائیل علیہ السلام ✓

(x) عذاب دینے والے فرشتے کا نام ہے:

(الف) زبانیہ ✓ (ب) مالک

(ج) حضرت میکائیل علیہ السلام (د) حضرت عزرائیل علیہ السلام

اضافی مختصر جوابی سوالات

(i) فرشتوں پر ایمان کی اہمیت بیان کریں:

جواب: فرشتوں پر ایمان لائے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ فرشتوں پر ایمان لانا دراصل وحی، نبوت، اور آخرت کے تمام عقائد سے جڑا ہوا ہے۔ یہ ایمان انسان کو اللہ کے نظام پر یقین، خشیت اور اطاعت کی طرف لے جاتا ہے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے اللہ کا پیغام انبیاء کرام تک پہنچایا۔ چوں کہ انبیائے کرام اور آسمانی کتابوں پر ایمان کا دار و مدار انہی فرشتوں کے ذریعے وحی کے نزول پر ہے، اس لیے ایمان بالملائکہ ہر مسلمان کے لیے لازم ہے۔

(ii) فرشتے اللہ تعالیٰ کی نورانی مخلوق ہیں وضاحت کریں۔

جواب: فرشتے نوری مخلوق ہیں، یعنی ان کی پیدا[illegible] اللہ تعالیٰ نے نور سے فرمائی ہے۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کا ارشاد ہے:

جواب: "خُلِقَتِ الْمَلَائِکَةُ مِنْ نُورٍ" ترجمہ: "فرشتے نور سے پیدا کیے گئے ہیں۔" (صحیح مسلم: 7495)

وہ نہ کھاتے ہیں، نہ پیتے ہیں، نہ سوتے ہیں، اور نہ ہی گناہ کرتے ہیں۔ ان کی فطرت میں اللہ کی کامل اطاعت شامل ہے۔

(iii) نزول وحی میں فرشتوں کے کردار کی اہمیت بیان کریں:

جواب: اللہ تعالیٰ براہِ راست اپنے بندوں سے ہم کلام نہیں ہوتا بلکہ انبیائے کرام علیہم السلام کو منتخب کرتا ہے اور ان تک اپنا پیغام پہنچانے کے لیے حضرت جبریل علیہ السلام کو بھیجتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْاَمِيْنُ. عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴾ (سورۃ الشعراء: 193-194)

ترجمہ: "اسے امانت دار فرشتہ (جبریل علیہ السلام) لے کر نازل ہوا ہے۔ آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم) کے دل پر تاکہ آپ ڈرانے والوں میں سے ہو جائیں۔"

حضرت جبریل علیہ السلام کے ذریعے ہی وحی نازل ہوتی تھی، اس لیے رسالت اور نبوت پر ایمان لانے کے لیے فرشتوں پر ایمان لانا بھی لازم ہے۔

(iv) حضرت جبریل علیہ السلام کی ذمہ داریاں تحریر کریں۔

جواب: حضرت جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے مقرب ترین فرشتے ہیں، جو انبیائے کرام علیہم السلام کی طرف وحی لانے پر مامور ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ: "اسے امانت دار فرشتہ (جبریل علیہ السلام) لے کر نازل ہوا ہے۔ آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم) کے دل پر تاکہ آپ ڈرانے والوں میں سے ہو جائیں۔" (سورۃ الشعراء: 193-194)

(v) **حضرت میکائیل علیہ السلام کی ذمہ داریاں تحریر کریں۔**

جواب: حضرت میکائیل علیہ السلام کو بارش، روزی، ہوا، بادل اور قدرتی نظام میں تدبیر کے کاموں پر مقرر کیا گیا ہے۔ ہر قسم کی زمینی نعمتوں کا انتظام اللہ کے حکم سے انہی کے سپرد ہے۔

(vi) **حضرت اسرافیل علیہ السلام کی ذمہ داریاں تحریر کریں۔**

جواب: حضرت اسرافیل علیہ السلام قیامت کے دن پہلی بار صور پھونک کر تمام مخلوق کو ہلاک اور دوسری بار زندہ کریں گے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کا ارشاد ہے:

"میں کیسے خوش رہوں جبکہ صور پھونکنے والا (فرشتہ) اپنے منہ میں صور لے چکا ہے، اپنی پیشانی جھکائے ہوئے ہے، اور کان لگا کر حکم کا منتظر ہے کہ کب اسے (پھونکنے کا) حکم دیا جائے؟" (جامع ترمذی: 2432)

(vii) **حضرت عزرائیل علیہ السلام کی ذمہ داریاں تحریر کریں۔**

جواب: حضرت عزرائیل علیہ السلام کو "ملک الموت" کہا جاتا ہے۔ یہ ہر انسان کی موت کا وقت آنے پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی روح قبض کرتے ہیں۔ ارشاد ربانی ہے۔

﴿ قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ﴾ (سورۃ السجدہ: 11)

ترجمہ: " آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) فرما دیجیے موت کا فرشتہ تمھاری جان لیتا ہے۔ جو تم پر مقرر کیا گیا ہے۔"

(viii) **کِرَامًا کَاتِبِیْنَ کی ذمہ داریاں تحریر کریں۔**

جواب: ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے مقرر ہیں جنھیں کراماً کاتبین کہا جاتا ہے وہ انسان کے اچھے اور برے اعمال لکھتے ہیں:

۱۔ دائیں جانب والا فرشتہ نیکیاں لکھتا ہے۔ ۲۔ بائیں جانب والا فرشتہ گناہ لکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ﴾ (سورۃ ق: 18)

ترجمہ: " وہ جو لفظ بھی بولتا ہے اس پر ایک نگران (لکھنے کے لیے) تیار رہتا ہے۔"

(ix) **منکر اور نکیر کی ذمہ داریاں تحریر کریں۔**

جواب: منکر اور نکیر مرنے کے بعد قبر میں آکر بندے سے اس کے رب۔ اس کے دین۔ اور نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے متعلق سوال کرتے ہیں۔

(x) **رضوان کی ذمہ داریاں تحریر کریں۔**

جواب: رضوان، جنت کا دربان فرشتہ ہے جو جنت کے دروازے کھولنے اور اہل جنت کا استقبال کرنے پر مامور ہے۔

(xi) **مالک کی ذمہ داریاں تحریر کریں۔**

جواب: یہ جہنم کے نگران فرشتہ ہیں، جو مجرمین پر عذاب نازل کرنے والے دوسرے فرشتوں کی نگرانی کرتے ہیں۔

﴿ وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ﴾ (سورۃ الزخرف: 77)

ترجمہ: " اور وہ (جہنم پر مقرر فرشتے کو) پکاریں گے اے مالک! تمھارا ربّ ہمیں موت دے دے۔"

(xii) **حاملینِ عرش اللہ تعالیٰ کے حکم سے کیا فریضہ سرانجام دیتے ہیں؟**

جواب: یہ فرشتے اللہ تعالیٰ کے عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور اس کی تسبیح و تحمید کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

﴿ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ﴾ (سورۃ الحاقہ : 17)

ترجمہ: "اور فرشتے اس کے کناروں پر ہوں گے اور اس دن آپ کے ربّ کے عرش کو اپنے اوپر اُٹھائے ہوئے ہوں گے آٹھ (فرشتے)۔"

(xiii) **زبانیہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے کیا کام کرتے ہیں؟**

جواب: یہ سخت اور طاقتور فرشتے ہیں جو گناہ گاروں پر جہنم میں عذاب نازل کرتے ہیں۔
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ﴿ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴾ (سورۃ المدثر: 30) ترجمہ: "اس پر اُنیس (فرشتے مقرر) ہیں۔"

(xiv) **حافظین کی ذمہ داری بیان کریں۔**

جواب: یہ دن رات انسان کے ساتھ رہتے ہیں اور ہر نقصان دہ چیز سے اس کی حفاظت کرتے ہیں (اللہ کے حکم سے)۔

﴿ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ﴾ (سورۃ الرعد: 11)

ترجمہ: "اس کے پہرے دار (مقرر) ہیں اس (انسان) کے آگے بھی اور پیچھے بھی وہ اللہ کے حکم سے اُس کی حفاظت کرتے ہیں۔

(xv) **سیاحین کی ذمہ داری بیان کریں۔**

جواب: یہ فرشتے زمین میں گھومتے رہتے ہیں اور جہاں ذکرِ الٰہی ہوتا ہے، وہاں حاضر ہو کر برکت لاتے ہیں۔

(xvi) **درود پہنچانے والے فرشتوں کی ذمہ داریاں بیان کریں۔**

جواب: امت کا درود و سلام نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ تک پہنچانے والے مخصوص فرشتے ہیں۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ، يُبَلِّغُونِي عَنْ أُمَّتِيَ السَّلَامَ" (سنن نسائی، عمل الیوم واللیلۃ)

"بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے زمین میں گھومنے والے ہیں، جو میری اُمت کی طرف سے مجھ پر سلام پہنچاتے ہیں۔"

(xvii) **جمعہ کے فرشتوں کی ذمہ داریاں بیان کریں۔**

جواب: یہ فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر جمعہ کے لیے آنے والوں کے نام پہلے آنے کی ترتیب سے لکھتے ہیں۔

(xviii) **اللہ تعالیٰ کسی بھی کام کے سلسلے میں فرشتوں کا محتاج نہیں ہے۔ مختصراً تحریر کریں۔**

جواب: اللہ تعالیٰ اپنے تمام احکامات کی انجام دہی کے لیے کسی کا بھی محتاج نہیں ہے۔ فرشتے تمام امور اللہ کے حکم سے ہی انجام دیتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

﴿ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴾ (سورۃ یٰس: 82)

ترجمہ: "اس کی شان تو یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے اتنا ہی فرماتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔"

سوال نمبر 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو تخلیق کیا ہے:

(الف) مٹی سے　(ب) آگ سے　(ج) پانی سے　(د) نور سے ✓

(ii) بیت المعمور پر ہر روز نماز ادا کرنے والے فرشتوں کی تعداد ہے:

(الف) پچاس ہزار　(ب) ساٹھ ہزار　(ج) ستر ہزار ✓　(د) اسی ہزار

(iii) انسانوں کی حفاظت پر مامور فرشتوں کو کہا جاتا ہے:

(الف) سیاحین　(ب) حاملین عرش　(ج) کراماً کاتبین　(د) حافظین ✓

(iv) انسانوں کے اعمال لکھنے والے فرشتے ہیں:

(الف) کراماً کاتبین ✓　(ب) منکر نکیر　(ج) سیاحین　(د) حافظین

(v) حضرت جبریل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کی خدمت میں جن صحابی کی شکل میں پیش ہوتے تھے:

(الف) حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ ✓　(ب) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ

(ج) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ　(د) حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ

سوال نمبر 2: مختصر جواب دیں۔

(i) فرشتوں پر ایمان لانے سے کیا مراد ہے؟

جواب: فرشتے اللہ تعالیٰ کی نورانی، معصوم اور فرمانبردار مخلوق ہیں جو مختلف کاموں کے لیے پیدا کیے گئے ہیں، جیسے وحی لانا، اعمال لکھنا، حفاظت کرنا، رزق فراہم کرنا، بارش برسانا اور روح قبض کرنا وغیرہ۔ وہ غیبی مخلوق ہیں جن کا ذکر قرآن و حدیث میں آیا ہے، اس لیے ان پر ایمان رکھنا اسلامی عقیدے کا حصہ ہے۔

(ii) فرشتوں کی کوئی سی دو صفات لکھیں۔

جواب: 1۔ فرشتے نور سے پیدا کیے گئے ہیں۔

2۔ وہ اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کی مکمل اطاعت کرتے ہیں اور کبھی نافرمانی نہیں کرتے۔

(iii) فرشتوں کی ذمہ داریاں بیان کریں:

جواب: اللہ تعالیٰ نے ہر فرشتے کو ایک مخصوص کام کے لیے پیدا فرمایا ہے، اور وہ اپنے کاموں میں نہ سستی کرتے ہیں، نہ نافرمانی، بلکہ ہمہ وقت اللہ کے حکم کی تعمیل میں مصروف رہتے ہیں۔ جیسا کہ قرآنِ مجید میں ارشاد ہے:

﴿ لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ ﴾ (سورۃ التحریم: 6)

ترجمہ: "وہ نافرمانی نہیں کرتے اللہ کی جس کا وہ انھیں حکم دیتا ہے۔"

قرآن و حدیث کے مطابق فرشتے زمین پر مختلف ذمہ داریاں انجام دیتے ہیں۔ مثلاً:

1۔ اعمال لکھنے والے فرشتے (کراماً کاتبین)　2۔ نیک لوگوں کی حفاظت کرنے والے فرشتے

3۔ عذاب لانے والے فرشتے
4۔ موت کا پیغام پہنچانے والے فرشتے (ملک الموت)
5۔ بارش اور رزق کے نظام میں کام کرنے والے فرشتے

(iv) ایمان بالملائکہ کے حوالے سے قرآنی آیات کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: "بلکہ نیکی تو اس کی ہے جو ایمان لایا اللہ اور آخرت کے دن پر، اور فرشتوں، کتابوں اور نبیوں پر۔"

(سورۃ البقرہ: 177)

(v) فرشتوں پر ایمان رکھنے سے انسانی زندگی پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

جواب: فرشتوں پر ایمان رکھنے سے انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت، اطاعت، احساس ذمہ داری، اللہ تعالیٰ کا خوف، اس پر ایمان کامل، توحید پر پختہ ایمان اور اللہ کی شکر گزاری کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ وہ اپنے اعمال کا خیال رکھتا ہے کہ فرشتے ہر وقت اسے دیکھ رہے ہیں اور اس کے اعمال لکھ رہے ہیں۔

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں۔

✍ **فرشتوں پر ایمان اور ان کی ذمہ داریوں پر مفصل نوٹ لکھیں۔**

جواب: جواب کے لیے دیکھیں اس سیکشن کا سوال نمبر 2

سرگرمیاں برائے طلبہ واساتذہ کرام

☆ ملائکہ سے متعلق مستند کتب کا مطالعہ کریں۔

☆ طلبہ گروپ کی صورت میں دنیا، حفاظت، موت، قبر اور آخرت سے متعلق ملائکہ کے کردار و ذمہ داریوں کی معلومات جمع کر کے کمرا جماعت میں پیش کریں۔

☆ مندرجہ ذیل میں سے ملائکہ کی صفات کی نشان دہی کریں۔